Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 3, Issue 7.1 (2025)
International Conference on Computer Science, Management, and Social Sciences (ICCSMSS-2025) -Special Issue

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

’’ پٹھانے خان: گائیکی اور شخصیت‘‘از حفیظ خان ..... ایک مطالعہ

"Pathane Khan: Singing and Personality" by Hafeez Khan... A Study

ذی حشم حیدر
پی ایچ ڈی اردو سکالر ، نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس ، ملتان
زبیدہ منظور
پی ایچ ڈی اردو سکالر ، نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس ، ملتان
ڈاکٹر رافعہ ملک
شعبہ اُردو ، نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس ، ملتان

Zee Hasham Haider
PhD Urdu Scholar, National College of Business Administration and Economics, Multan

Zubaida Manzoor
PhD Urdu Scholar, National College of Business Administration and Economics, Multan

Dr. Rafia Malik
Department of Urdu, National College of Business Administration and Economics, Multan

ABSTRACT

In terms of having a significant place among the world's oldest civilizations, the Seraiki language has always contained the elements that contribute to the development of high cultural values in a living community. The promotion of music has always been regarded as such a clear symbol that it has effectively gained a position of credibility among all living cultures. This is also true for the full representation of any cultural unit, where it is organized by the various forms and dimensions of the fine arts flourishing in that society.

It has been widely believed that the poetry of the Seraiki language has a magical quality of its own because of the ongoing attacks on the language. This explains why, even before Islam, the same topics in poetry and singing were popular with the audience and the poets themselves. These themes included the lessons of respect for humankind, remoteness from the world's instability, greed, and hypocrisy.

It has been widely believed that the poetry of the Seraiki language has a magical quality of its own because of the ongoing attacks on the language. This explains why,

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

even before Islam, the same topics in poetry and singing were popular with the audience and the poets themselves. These themes included the lessons of respect for humankind, remoteness from the world's instability, greed, and hypocrisy.
Through his singing, Pathane Khan, a dervish of the Seraiki language, preserved centuries-old customs. He had a Qalandar temperament and cultural identity. In the framework of Hafeez Khan's book "Pathan Khan Personality and Singing," the reviewed article provides an overview of the artist's career, personal characteristics, and cultural influences. Based on research, the paper looks at Pathane Khan's artistic abilities, comprehension of Sufi poetry, and public approval.
An epochal figure is Hafeez Khan. Dera Nawab, a town in the Ahmadpur Sharqia tehsil of Bahawalpur, is where Hafeez Khan was born on October 3, 1956. In the literary world, he is known as Muhammad Hafeez Khan, although his family's elders called him Hafeezullah Khan. Playwright, novelist, short story writer, scholar, critic, journalist, columnist, editor, translator, historian, and thinker Hafeez Khan is well-known. His first regular story appeared in a national newspaper in 1973 when he was just 17 years old.
Hafeez Khan's book "Pathane Khan Gaiki Aur Sartaj" is a masterwork of his writing on a variety of subjects.
In addition to covering Pathane Khan's artistic path, Hafeez Khan's well-researched book also contributes his biography, ideas, and impressions to the field.
In addition to being a vocalist, Pathane Khan represented the region's cultural identity. Sufi poetry served as the inspiration for Pathane Khan's singing. In particular, he had an unmatched command of Hazrat Khwaja Ghulam Farid's poetry. I believe it would be akin to denying the cultural recovery of the Seraiki unit of Pakistani culture to ignore and forget this creator of the current era of Seraiki culture for many years after his passing. Hafeez Khan is deserving of recognition for penning an outstanding book on this crucial subject that our experts have overlooked.
In addition to covering Pathane Khan's artistic path, Hafeez Khan's well-researched book also contributes his biography, ideas, and impressions to the field.

Keywords: Hafiz Khan, Khwaja Ghulam Farid (May Allah Have Pity on Him), Pathane Khan, Seraiki Waseeb, Singing, Seraiki Culture, And Sufi Poetry

خلاصہ:

سرائ ی کی وسیب دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں کی ابیاری میں نمایاں مقام رکھنے کے حوالے سے کبھی بھی ان اجزائے ترکیبی سے تہی نہیں رہا جو زندہ معاشرت کی اعلی ثقافتی اقدار کی تشکیل کا باعث ہوتے ہیں۔ اس حقیقت سے بھی انکار ممکن نہیں کہ کسی بھی ثقافتی اکائی کی بھرپور نمائندگی جہاں اس معاشرت میں پنپنے والے فنون لطیفہ کی مختلف اشکال اور جہتوں سے ترتیب پاتی ہے وہاں موسیقی کی ترویج بھی ہمیشہ ایسی واضح علامت کے طور پر لی جاتی رہی ہے کہ جو اسے با ایں ہمہ زندہ ثقافتوں میں موثر اعتبار کے منصب پر فائض کیے رکھتی ہے۔
سرائ ی کی زبان کی شاعری کے بارے میں عمومی رائے یہی رہی ہے

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 3, Issue 7.1 (2025)
International Conference on Computer Science, Management, and Social Sciences (ICCSMSS-2025) -Special Issue
Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

کہ سرائیکی وسیب پر ہونے والی مسلسل چڑھ مار کے سبب یہ اپنے مزاج ہی میں صوفیانہ رنگ لیے ہوئے ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام سے قبل بھی یہاں کی شاعری اور گائیکی میں وہی موضوعات شاعروں کے ساتھ ساتھ عوامی مقبولیت کا مظہر رہے ہیں کہ جن میں دنیا کی بے ثباتی، لوبھ، لالچ، اور ریا کاری سے دوری اور احترام انسانیت کا درس موجود ہوتا تھا۔

کافی کے مشہور صوفی گائیک پٹھانے خان جن کا اصل نام غلام محمد تھا، 1920 میں کوٹ ادو ضلع مظفرگڑھ میں پیدا ہوئے ڈاکٹر سجاد حیدر پرویز کے مطابق پٹھانے خان کی پیدائش 1928 میں ہوئی جبکہ علی تنہا کے بقول وہ 1920 میں پیدا ہوئے جہاں تک پٹھان خاں کے شناختی کارڈ کے بات ہے تو ان کے شناختی کارڈ کے مطابق بھی ان کا سن پیدائش 1920 ہی درج ہے۔ پٹھانے خاں کے والد خمیس خاں پیشے اور ذات کے لحاظ سے کمہار تھے ان کے دادا کا نام اللہ وسایا اور والدہ کا نام اللہ وسائی تھا جو اپنے شوہر کی دوسری بیوی تھی۔

پٹھانے خان سرائیکی وسیب کی ایک درویش صفت قلندر مزاج اور ثقافتی شناخت رکھنے والی ایسی شخصیت تھے جنھوں نے اپنی گائیکی کے ذریعے صدیوں پرانی روایات کو زندہ رکھا۔ زیر نظر مضمون میں حفیظ خان کی کتاب" پٹھانے خان شخصیت اور گائیکی" کے تناظر میں ان کے فنی سفر شخصی پہلوؤں اور ثقافتی اثرات کا تعارفی مطالعہ پیش کیا گیا ہے مضمون میں پٹھانے خان کے فنی اثاثے صوفیانہ رنگ کلام کی تفہیم اور عوامی پذیرائی کو تحقیق کی بنیاد پر جانچا گیا ہے۔

حفیظ خان ایک عہد ساز شخصیت ہیں حفیظ خان کی پیدائش تین اکتوبر 1956 کو بہاولپور کی تحصیل احمد پور شرقیہ کی ایک بستی ڈیرہ نواب میں ہوئی گھر کے بڑوں نے ان کا نام حفیظ اللہ خان رکھا اور ادب کی دنیا میں آپ محمد حفیظ خان کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ حفیظ خان اردو اور سرائیکی کے معروف ڈرامہ نویس، ناول نگار، کہانی کار، محقق، نقاد ،صحافی ،کالم نگار، تدوین کار، مترجم تاریخ دان اور دانشور ہیں۔ 17 سال کی عمر میں (1973ء) ان کی پہلی باقاعدہ کہانی ایک قومی سطح کے جدیدے میں چھپ کر سامنے آئی۔

جہاں حفیظ خان نے بیش بہا موضوعات پر لکھا ان میں سے ایک شاہکار ان کی یہ کتاب" پٹھانے خان گائیکی اور شخصیت " بھی ہے۔

حفیظ خان نے پٹھانے خان پر یہ ایک جامع اور مدلل کتاب لکھی جس میں نہ صرف ان کے فنی سفر کا احاطہ کیا گیا ہے بلکہ ان کی سوانح ،افکار اور تاثرات کو بھی تحقیق کے دائرے میں لایا گیا ہے۔

پٹھانے خان صرف ایک گائیک نہیں بلکہ پورے خطے کی تہذیبی شناخت تھے - پٹھانے خان کی گائیکی کی بنیاد صوفیانہ کلام پر تھی۔ خصوصاً

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

حضرت خواجہ غلام فرید کے کلام پر ان کی گرفت بے مثال تھی ۔ سرائیکی ثقافت کے دور جدید کے اس معمار کو اس کی وفات کے بعد بھی کئی برسوں تک نظر انداز کرنا اور اس طور بھلا دینا میرے نزدیک پاکستانی ثقافت کی سرائیکی اکائی کی تہذیبی بازیافت سے انکار کے مترادف ہے۔ حفیظ خان داد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اس اہم ترین موضوع پر ایک شاندار کتاب تحریر کی جس کو ہمارے محققین اور نقادوں نے نظر انداز کیے رکھا۔
کلیدی الفاظ: پٹھانے خان، سرائیکی وسیب ، گائیکی ، سرائیکی ثقافت ، صوفیانہ کلام ، خواجہ غلام فرید رحمتہ اللہ علیہ ، حفیظ خان

سرائیکی خطے میں موسیقی کی مروج اصناف اور جہتوں کا اکثر و بیشتر یا کبھی کبھار مسلسل تغیر سے دو چار ہوئے رہنا کچھ ایسا بھی غیر معمولی نہیں رہا۔ وسیب پر بیرونی حملہ آوری کی صورت مسلط کیے جانے والے عذاب اور اس کے نتیجے میں ہونے والی بربادیوں نے یہاں کی شاعری اور موسیقی کو براہ راست متاثر کیا۔ اس کے باوجود وسیب میں جہاں دنیا کے عالی دماغ موسیکاروں کا جنم ہوتا رہا وہاں حزن و ملال کی آہٹوں میں وا ہونے والی موسیقی نے بھی اپنی ان اشکال میں زندہ رہنے کا ہنر پایا کہ جو لوگوں کے دلوں میں ہمیشہ باقی رہنے والے گداز کا باعث بنتی رہی ہیں۔دھیمے سروں کا بہاؤ ، سانس اور تال یعنی بانسری اور پکھاوج کے خاندان سے تعلق رکھنے والے سازوں کا رچاؤ اور زندگی کو اس کی اصل صورت میں بیان کرنے والی شاعری کے سبھاؤ نے یہاں کی موسیقی کو وہ درجہ عطا کیا جو بہت کم ہی کسی اور خطے کی موسیقی کے نصیب میں آ سکا۔ یہاں کی موسیقی نے مقامی لوکائی کے اشتراک سے بیرونی حملہ آوری اوری کے سیاہ ترین ادوار میں بھی اس وقت اپنے آپ کو مقہور اور مجبور عوام کے دلوں کی دھڑکن کے طور پر زندہ رکھا کہ جب ان غیر ملکی حکمرانوں کے درباروں میں یہاں کا مقامی ادب، زبان اور ثقافت ،کم مایہ اور ناقص گردانے جا رہے تھے۔ یہ اس خطے کی موسیقی اور گائیکی ہی کا کرشمہ ہے کہ اس نے داسو اور راکھشس کے معنی میں عوام کہلائی جانے والی مخلوق کی بول چال، بودوباش، کھیل تماشے، میلے ٹھیلے اور دکھ سکھ کی نہ صرف تہذیبی محافظ کے طور پر رکھوالی کی، بلکہ ان کے کتھارسس کا باعث ہو کر عوامی جذبات کے بے پایاں اظہار کا وسیلہ بھی بنی۔ (ح-1)

میرے نزدیک تو لوک موسیقی لوک شاعری سے بھی پہلے کا وجود رکھتی ہے، اس وقت سے کہ جب نہ کوئی زبان وجود میں آئی ہوگی اور نہ کوئی بول تراشے گئے ہوں گے۔ کیونکہ کسی بھی لوک دھن کو گنگنانے کے

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 3, Issue 7.1 (2025)
International Conference on Computer Science, Management, and Social Sciences (ICCSMSS-2025) -Special Issue
Online ISSN 3007-3197 Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

واسطے لفظ عموماً ثانوی حیثیت رکھتے چلےآئے ہیں۔ لوک گائیکی ہو یا لوک دھن دونوں اپنے اپنے انداز سے ہی گانے یا گنگنانے والے کی قلبی کیفیت کو منکشف کرتی ہیں۔ لوک گائیکی نہ تو کبھی پرانی ہوتی ہے اور نہ ہی اپنی بقا کے لیے کوئی اور قالب تلاش کرتی ہے لوک گائیکی اور شاعری انسان کے اندر خود رو کھمبیوں کی طرح مختلف رنگوں میں اگ کر اب اس کی ہمہ قسم قلبی وارداتوں کو ظاہر کر دیتی ہیں ۔ مگر بدقسمتی یہ ہے کہ لوک شاعری ہو یا لوک موسیقی، ان گیتوں کے شاعر، گائیک اور موسیکار ہمیشہ سے کسی جنگ کے گمنام سپاہیوں کی طرح بے نام و نشان رہے ہیں۔ (ح-2)

انہی گمنام سپاہیوں میں سے ایک اہم نام کافی کے معروف صوفی گائیک پٹھانے خان کا ہے۔ پٹھانے خان کا تعلق کوٹ ادو شہر ضلع مظفر گڑھ سے تھا ۔ کوٹ ادو ضلع مظفرگڑھ کی سابقہ تحصیل ہے۔ اس کا کل رقبہ 3471 کلومیٹر ہے جو کہ مظفرگڑھ شہر سے تقریبا 60 کلومیٹر کی دوری پر ہے۔ یہ شہر 1550 کے قریب قریب آباد ہونا شروع ہوا۔ اس کی بنیاد ایک بلوچ سردار ادو خان نے اپنی رہائش کی صورت رکھی جس کے گرد بلند و بالا کچی دیوار کا حصار تھا پہلے پہل اس کا نام" ادودا کوٹ" تھا اور یہ ایک عرصے تک ضلع لیہ کا حصہ رہا مگر 1859 میں اسے ضلع مظفرگڑھ میں شامل کر لیا گیا۔ جبکہ 2022 میں کوٹ ادو کو ضلع کا درجہ دے دیا گیا ۔

پٹھانے خان کی پیدائش کوٹ ادو کے ایک دیہات تبو والا میں 1920ء میں ہوئی۔ ڈاکٹر سجاد حیدر پرویز کے مطابق پٹھانے خان کی پیدائش 1928 میں ہوئی۔ جبکہ علی تنہا کے بقول وہ 1920 میں پیدا ہوئے۔ پٹھانے خان کے شناختی کارڈ کے مطابق بھی ان کا سن پیدائش 1920 ہی درج ہے۔ لیکن فیصل بزدار کی رائے میں ایک محتاط اندازے کے مطابق ان کی پیدائش 1920 سے بھی چار پانچ برس پہلے کی ہے۔ پٹھانے خان کا والد خمیس خان پیشے اور ذات کے لحاظ سے کمہار تھا۔ ان کے دادا کا نام اللہ وسایا تھاپیدا ہونے پر پٹھانے خان کا نام غلام محمد رکھا گیا اگر اپنے دوسرے دو بھائیوں فتح محمد اور گل محمد کے برعکس یہ نام اسے راس نہ آیا اور وہ دو تین برس کی عمر ہی میں مسلسل شدید بیمار رہنے لگا۔ (ح- 3)

پٹھانے خان سرائیکی وسیب کی ایک درویش صفت قلندر مزاج اور ثقافتی شناخت رکھنے والی ایسی شخصیت تھے جنھوں نے اپنی گائیکی کے ذریعے صدیوں پرانی روایات کو زندہ رکھا۔ زیر نظر مضمون میں حفیظ خان کی کتاب" پٹھانےخان: شخصیت اور گائیکی" کے تناظر میں ان کے فنی سفر شخصی

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 3, Issue 7.1 (2025)
International Conference on Computer Science, Management, and Social Sciences (ICCSMSS-2025) -Special Issue
Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

پہلوؤں اور ثقافتی اثرات کا تعارفی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ حفیظ خان ایک عہد ساز شخصیت ہیں حفیظ خان کی پیدائش تین اکتوبر 1956 کو بہاولپور کی تحصیل احمد پور شرقیہ کی ایک بستی ڈیرہ نواب میں ہوئی گھر کے بڑوں نے ان کا نام حفیظ اللہ خان رکھا اور ادب کی دنیا میں آپ محمد حفیظ خان کے نام سے جانے جاتے ہیں حفیظ خان اردو اور سرائیکی کے معروف ڈرامہ نویس، ناول نگار، کہانی کار ،محقق، نقاد، صحافی ،کالم نگار، تدوین کار، مترجم ، تاریخ دان اور دانشور ہیں۔ 17 سال کی عمر میں (1973) ان کی پہلی باقاعدہ کہانی ایک قومی سطح کے جریدے میں چھپ کر سامنے آئی۔

محمد حفیظ خان کا علمی و ادبی سرمایہ دو درجن سے زائد کتابوں پر مشتمل ہے۔ وہ بیک وقت ایک اعلی پائے کے ناول نگار، کہانی کار، تاریخ دان اور نقاد ہیں۔ انہوں نے تحقیق اور تدوین کے میدان میں بھی کئی معرکے سر کر رکھے ہیں۔ کالم نگاری بھی کرتے رہے ہیں اور شاعری بھی۔ انہوں نے ڈرامے بھی لکھے ہیں اور بچوں کے لیے ادبی فن پارے بھی تخلیق کیے ہیں۔ جنوبی پنجاب میں انگریزی صحافت متعارف کرانے کا سہرا بھی انہی کے سر ہے۔ الغرض انہوں نے جس موضوع پر بھی قلم اٹھایا اسے زندہ کر دیا۔ شخصی طور پر ایک ملنسار محبت کرنے والے انسان ادب اداب اور گفتگو میں سادگی اور خلوص ایسا کہ پہروں بیٹھ کے انہیں سنتے رہیے سچ بولنا اور سچ لکھنا ان کا مقصد حیات ہے۔ انصاف کا علم بلند رکھنے کی تگ ودو بھی ان کے منشور کا حصہ ہے۔انہوں نے اپنا قلم انسان بالخصوص عورت کے مسائل و مشکلات کو اجاگر کرنے کے لیے وقف کر رکھا ہے۔ (ح-4)

حفیظ خان نے پٹھانے خان پر جو یہ ایک جامع اور مدلل کتاب " پٹھانے خان : شخصیت اور گائیکی"لکھی یہ ان کی شاہکار ہے۔ جسے ملتان انسٹیٹیوٹ آف پالیسی اینڈ ریسرچ ملتان نے مارچ 2017 کو شائع کیا۔ جس کا انتساب کچھ اس طرح سے صاحب کتاب نے کیا " پٹھانے خان کی محرومیوں کے نام جو وسیب کی فکری تحریک اور توانا سماجی تغیر کا باعث ہوئیں" کتاب کو 16 ذیلی عنوانات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جو بلترتیب یوں ہیں حرف اولین ، سرائ یکی وسیب اپنی گائیکی کے پس منظر میں،پٹھانے خان اوائل عمر میں،پٹھانے خان صوفی گائیکی طرف، پٹھانے خان شہرت کی بلندیوں پر،شہرت کے کچھ اور در کھلے،پٹھانے خان اور شینا،پٹھانے خان کی خانگی زندگی،پٹھانہ خان کے اخری ایام،پٹھانے خان کی عمومی گائیکی ،صوفیانہ اقدار کا پرچارک،پٹھانے خان کی کافی گائیکی ،پٹھانے خان کی گائیکی میں میڈیا کا کردار، پٹھانے خان کی گائیکی کے سرائی کی ثقافت پر اثرات،خراج عقیدت

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 3, Issue 7.1 (2025)
International Conference on Computer Science, Management, and Social Sciences (ICCSMSS-2025) -Special Issue

Online ISSN 3007-3197 Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

جس میں اشولال،شمیم عارف قریشی،امر جیت چندن کے منظوم کلام کو شامل کیا گیا ہے جبکہ آخر میں کتابیات اور حوالہ جات شامل ہیں۔ یہ کتاب 116 صفحات پر مشتمل ہے۔جس میں پٹھانہ خان کی پیدائش سے لے کر ان کی زندگی کے تمام پہلوؤں کو بڑی تفصیل سے زیر بحث لایا گیا ہے۔ جیسے کہ انہوں نے گائیکی کا آغاز کب اور کیسے کیا ان کے مقبول گائے ہوئے کلام کون کون سے ہیں ان کی نجی زندگی کیسے گزری ان کے ساتھ وقت اور حالات نے کیا کچھ کیا ان سب پہلوؤں پر حفیظ خان نے بہت عمدہ طریقے سے روشنی ڈالی ہے یقینا یہ کتاب پٹھانے خان سے محبت کرنے والوں کے لیے ایک بیش بہا قیمتی تحفے سے کم نہیں۔

پٹھانے خان اپنی شخصیت اور اس کی سحرکاری کے اعتبار سے افسانوی سے زیادہ آفاقی مرتبے پر فائز دکھائی دیتے ہیں۔فقر اور درویشی تو ان کی طبع کا جزو تھی مگر غنا کے ساتھ ساتھ عاجزی کی جڑت نے انہیں عام لوکائی میں تکریم اور خواص میں محبتوں کا مرکز بنا دیا۔ کوٹ ادو جیسے پسماندہ قصبے کی تنگ گلیوں میں واقع کچے گھر کے دھواں زدہ کمرے میں چٹائی پر لیٹنے والا پٹھانے خان قومی سطح پر اقتدار کے سب سے بڑے ایوانوں میں مقتدر سامعین کو اپنی گائیکی سے مبہوت کر دینے کے باوجود واپسی پر رات رات بھر اپنے خدا کے حضور آنسو بہا کر دنیاوی آزمائشوں سے پناہ کی درخواست کیا کرتا تھا۔ دھول سے اٹے چہرے والا پٹھانے خان امراء کی محفلوں کے لیے سٹیٹس سمبل قرار پانے کے بعد بھی اپنی بوریا نشینی پر فخر کرتا ہوا ، اپنے نصیب کے ساتھ ہی اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔ کچے کوٹھے سے کچی قبر کی ڈھیری تک کے سفر میں پٹھانے خان نے اپنے وسیب سے کیا پایا اور وسیب کو کیا کچھ عطا کیا ، وہ سبھی کچھ اس کتاب کے صفحات میں اپ کے مطالعے کا منتظر ہے۔ (ح-5)

حوالہ جات:

1. پالیسی آف انسٹیٹیوٹ ناتلم، شخصیت اور گائیکی : خان پٹھانے خان، حفیظ 11-12 ص ، 2017ء چرام، ملتان ، ریسرچ اینڈ
2. 16 - 15 ص ------ ایضاً ----
3. 24 ص ----- ایضاً ---
4. ، پاکستان ادبیات اکادمی ، فن اور شخصیت :خان حفیظ محمد ربانی، خورشید 11 -ص 2021ء

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 3, Issue 7.1 (2025)
International Conference on Computer Science, Management, and Social Sciences (ICCSMSS-2025) -Special Issue
Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

5. پالیسی آف انسٹیٹیوٹ ناتلم، شخصیت اور گائیکی :خان پٹھانے خان، حفیظ
10 ص ، ء2017 چرام، ملتان ، ریسرچ اینڈ